نمبر ۲۷ جلد ۱۱

منشور محمدی

سنہ ۱۲۹۹ ہجری

مورخہ ۲۵ رمضان

فرمارسولاں سلف ساختہ مرفوع		توقیع خط آیت منشور محمدی		توریت وہم انجیل افتاد تجہیل		چون گشت علم رایت منشور محمدی	
مثنوی عیش							
مستوجب حمد وہ خدا ہے		جو خسرو کشور بقا ہے		جو اوسکی ثنا لکھون وہ کم ہے		خورشید عریدہ مجسم ہے	
عالم ہے قدیر ہے احد ہی		سلطان قلمرو ابد ہے		وہ افسر فرق انبیا ہے		محبوب جناب کبریا ہی	
مالک رازق کریم خالق		عادل سامع مرید صادق		شاہنشہ کشور نبوت		آرایش مسند شریعت	
خلاق زمین و آسمان ہی		وہ غارس باغ کن فکان ہے		سب پر شرف نبی میان ہے		وہ حضرت خانی جہان ہے	
پیدا ہوے ایک لفظ کن سے		اشارہ ہزار عالم اوس کے		ای خامہ عیش لکھ باضاف		منشور محمدی کے اوصاف	
قندیل فلک بوجہ احسن		شمع مہ و مہر سے ہی روشن		جب سے نکلا یہ رشک گلزار		نظروں سے گرے جہان کے اخیار	
شاہنشہ ملک بے مثالی		محبوب حریم لایزالی		جو فضل و شرف اسے بجا ہی		ہمنام جناب مصطفےٰ ہے	
دیہیم جلال فرق پر ہے		اورنگ قدم پہ جلوہ گر ہے		نور رخ دلپذیر اسلام	ق	احیی ملل ظہیر اسلام	
خالق ہر چیز کا وہی ہے		صنعت ہر چیز مین رکھی ہے		شمس الاخبار آسمان پر		ہے پیش مسیح نیک اختر	
افعال حکیم لایزالی		ہوتی نہین مصلحت سے خالی		کرتا ہے بمکتب زمانہ ناشاد		منشور محمدی کی فریاد	
کیا لکھون ثنای ایزد پاک		ارشاد نبی ہے ماء فناک		چھپتے ہین صحیح سب کو ایف		بے شبہ ہے افسر مخالف	
جب نعت نبی کا وقت آیا		خامہ نے ادب سے سر جھکایا		عمدہ خبرین نفیس مضمون		ہر لفظ ہی رشک فر مکنون	
لولاک لما خلقت الافلاک		آیا ہی بشان شاہ لولاک		ہر سال روپیہ پانچ جودے		اس گوہر بے بہا کو وہ لے	
اے صل علی رسول امجد		سردار پیمبران محمد		پر شرط ہی پیشگی کی ای یار		مابہ سے کچھ نہین سروکار	
		اس نظم کو کر چکا جب اتمام		سال دمرہ روز و شب الٰہی		ہو اوسکو بہت بڑی ترقی	
				توقیع محمدی رکھ نام			

ارمغان

(۱) یہ اخبار ہر بہار ہفتہ مین تین بار- منگل- جمعرات- اور اتوار کو انجمن درخشان بمبی سے چھپکر روانہ خدمت مشتریان عالی وقار ہوتا ہے-

(۲) اکثر اصحاب کی خدمت مین بلا درخواست روانہ ہوگا- اگر خریداری منظور نہو بروقت پہونچنے پرچہ کے خط استنائی سے مطلع فرماوین- ورنہ ہرصورت خاموشی زمرۂ خریداران مین متصور ہونگے- اور دوسرا پرچا اخبار پہونچکر زرقیمت پیشگی کا مطالبہ کریگا-

(۳) کارپردازان نشون کی خدمت مین (بشرطیکہ مضامین عمدہ اور جزین راست راست ہفتہ وار بھیجین) ہر ہفتہ مین تین بار یہہ اخبار مفت روانہ ہوگا-

(۴) خریداری کی درخواستین سعید محمد صاحب عربی منیجر اخبار کے نام آنا چاہئے +

(۵) کل مضامین متعلق اخبار بنام ابوالحسن ادیتر ہونا چاہئن

(۶) مضامین مفید خاص فی سطر ۲ر مفید عام مفت -

مضمون قابل توجہ سرکار

ہمارا یہہ ارادہ ہرگز نہین ہے اور نہ کبھی ہوگا کہ کسی ہندو بھائی یا مسیحی برادر کے دل دکھانیکی تحریر لکھین- یا خواہ مخواہ جوش دلانے والے بکواس بکین بلکہ ہمارا مسلک صلح کل پر ہے جیسا کہ حضرت حافظ شیراز فرماتے ہین ؎ حافظا گر وصل خواہی صلح کن باخاص وعام ؛ با مسلمان اللہ اللہ با برہمن رام رام

اس تمہید سے ہمارا مطلب یہہ ہے کہ فی زمانہ ہر شخص چاہے وہ ہندو- بودھست- سکھ- ویدانتی- برہمو- موحد- مسلمان- عیسائی- موسائی- ارمنی وغیرہ کوئی ہو آزادی کے ساتھ اپنے اپنے مسایل اور فرایض مذہبی کو ادا کرتا رہے چاہئے زکرے کہ نکہ جیسا کوئی بیج بویگا ویسا ہی پھل بھی پاویگا- ہمارے سرکار دولت مدار انگریزی کا یہی مسلک یہی جو اوپر ہمنے بیان کیا- مگر ہی افسوس کی بات ہے کہ کچھ عرصے سے تمام ہندوستان مین ہندو اور مسلمانون کے باہم نفاق اور تعصب کی آگ سلگ رہی ہے جسکا نتیجہ دونون ہی بھائیون کے حق مین برا ہے- ظاہر ہے کہ گیارا بارا سو برس سے ہندوستان مین مسلمانون کی بود و باش کرنے اور شہنشاہ اور حاکم رہنے سے ہندو مسلمان کا باہم چولی دامن کا ساتھ ہوگیا ہی چنانچہ جب تک سرکار انگریزی کی عملداری ہندوستان مین نہوی تھی ایسا ہی رشتہ دونون قومون مین قایم تھا بلکہ آجتک قایم ہے لیکن جب سرکار دولت مدار کا دور ہوا تو سرکار نے براہ عنایت خسروانہ ادنیٰ و اعلیٰ ہر ایک قوم کے آدمی کو تعلیم علم کی طرف مایل کیا اور سرکار کی جوتیون کے صدقہ مین صدہا ایسے خاندان جنہون نے ابتداء آفرینش عالم سے آجتک علم کا نام بھی نہین سنا تھا علم پڑہ پڑہ کر منشی اور بابو بنگئے- سرکار کی نیت تو اس تعلیم دینے سے یہہ ہے کہ میری رعایا برایا گوشۂ جہالت سے نکلکر علم حاصل کرے اور علم کے ذریعہ سے تجارت و اسباب صحت و ہنر و فن عجائب و غرایب یورپین کو سیکھی جسکی بدولت باہمی اتفاق کرکے دولت اور عقل بیشمار پیدا کرے اور کسیکے محتاج یا مفلس نرہے- مگر افسوس کہ ہمارے ہندوستانی بھائیون نے تعلیم پاکر سوداگری- اسباب حصول تہذیب- اتفاق- ملکی یا قومی اخلاق وغیرہ تو سیکھا نہین اور نئی طرح طرح کے فساد پھیلانے

شروع کردئے - گویا یورپین تہذیب وتعلیم کو جواز دے
کے پیرایہ مین ایک غیر مترقبہ نعمت ہے برسلور پر استعمال
مین لانے لگی - خیال کیجئے کہ گیارا سو برس مین کبھی ان باتو
پر جواب فساد کی جڑ بن گئے ہین ہندو مسلمانون مین تکرار
نہین ہوی مگر اب پچاس ہی برس کے اندر اندر کے مرتبہ
ہندو مسلمانون مین فساد عظیم واقع ہوچکی ہین اب اسکو ہم
تعلیم اور یورپین آزادی کا اوثنا مطلب نہین تو اور کیا کہین
پیشتر گیارا سو برس مین جو ایسے فساد دونون قومون مین
نہین ہوی تو اوسکا یہی باعث تھا کہ اسقدر آزادی اور
گھر گھر مین بابوگری نہ تھی - بڑے ہی افسوس کی بات ہے کہ فساد
کرنے والے صاحب اپنی پچھلی حالت اور ابکی حالت کو بنگاہ
غور نہین دیکھتے اور ناحق ایسے باتون مین فساد پیدا کرتے
ہین جنکا بند ہونا یا جاری ہونا محال اور ناممکن ہے یہہ
تو ہماری سرکار نے بھی خوب جان لیا کہ ان فسادون کے
پیدا کرنے والے اول ہمارے ہندو بھائی ہین خصوصا
وہ ہندو جنکے خاندان مین کبھی علم نہین تھا اور نہ اس زمانہ
کی سے ثروت اوہنین حاصل تھی - چنانچہ سب سے پیشتر چند
ہندو صاحبون نے ملکر گرے مڑہ کیون اوکھیڑا کہ مسلمانو
کی گاؤکشی پر مرنے مارنے پر تیار ہوگئے شاہ جہان پور
الہ آباد - بنارس وغیرہ مین قربانی کرنے والے مسلمانون
سے کہین چہین لیئن حالانکہ مسلمان اپنے مذہبی رسوم
ادا کرتے تھے ایسا کون سنگ دل ہے کہ ناحق جانورون
کے گلے کا تنا جایز سمجھے مگر خدا اور اوسکی نبی کے حکم کے روبرو
کسکی مجال ہے جو دم مارے مثلا بعض ہندو فرقے بکری یا بھینسہ
کی قربانیان ابتک آئی سال اپنے دیوتاؤن کے آگے کرتے

ہین اونکو کوئی مسلمان روکے تو کیسا برا معلوم ہو مگر ہندو
بھائیون نے اسباب کا کچھ بھی لحاظ نہ کیا اور تمام ہندوستان
مین فساد کھڑا کردیا مگر اس امر سے ہندو لاچار ہین کہ سرکار
انگریزی جو شہنشاہ وقت ہے مسلمانون سے بڑہکر گاؤکشی
کرتے ہین اسی دن چھاؤنیون مین راشن کے لئے صدہا گائے
بیل ذبح ہوتے ہین اس پر نگاہ کرکے ہندو بھائی دم بخود
ہوگئے ورنہ ابتک ہزارون جگہہ فساد کرتے - دوسری بات فساد
کی اب یہہ کھڑی کہ زبان اردو کو ہندوستان سے خارج کرکے
اوسکی جگہہ ہندی کا رواج قایم کرانا چاہتے ہین اور اردو کو
فقط اس وجہہ سے کہ وہ فارسی حروف مین لکہی جاتی ہے مسلمانون
کی زبان بتلاتے ہین - حالانکہ اردو زبان خاص ہندوستان ہی
کی ہزارون زبانین ملکر بنی ہے البتہ اسمین فارسی اور عربی
الفاظ بھی بعض ملی ہوی ہین جنسے اسکی فصاحت اور بلاغت
دوگنی ہوگئی ہے - اسکے علاوہ ہزارون علمی کتابین آجکے
روز اردو زبان مین موجود ہین اور جسقدر جلدی اور سہولیت
سے اردو مین کام ہوتا ہی ناگری مین ہرگز نہین ہوسکتا -
چنانچہ اسی برس تک سرکاری دفاتر مین جو تجربہ ہوچکا ہے
اوس سے یہہ امر بخوبی ثابت ہے پھر بہلا ایسی کیا ضرورت ہے
کہ چلتا ہوا کام بگاڑ کر نیا کام جسکے چلانے کو سو ہی برس اور
چاہئین شروع کیا جاے جہان فساد پھیلانے اور گرے مڑے
اوکھاڑ کر آگ لگانے کے لئے جو کچھہ کیا جاے کم ہے - تیسرے
اسی ضمن مین سیکڑون جگہہ ہندون بھائیون نے مسجدون
اور مندرون وغیرہ کے آڑ دیکر فساد کیا ہے چنانچہ ہماری شہر
اجمیر ہی مین پتلے گھر کے ہندو مسلمانون مین بیسون روز ہوے
فساد ہوگیا تھا مسلمان مولود پڑہ رہے تھے ہندون نے اونکی ضد مین

زور دیکھے سامھنے کھڑے ہوکر ناقوس اور گھنٹا بجانا شروع کردیا
مسلمانون نے منع کیا فساد بازنہ آئے باہم مار پیٹ ہوی اب مقدمہ
عدالت مین ہے ہمارے نزدیک سرکار پہلی فساد اوٹھانے والون
سے پورہ مواخذہ کرے ورنہ اس فتنہ پردازی کا نتیجہ برا ہوگا

راقم محمد مراد علی بیدار اجمیر

بقیہ رسالت وکرامت

اگر محمد صاحب کے جانب سے دعوی مذکور قایم کیا جاتا تو عرب کے
شاعر اور ناظم و ناثر ایک ہی دن مین مقابلہ کو طیار ہوجاتے وہ
تو ہر لمحہ و ہر لحظہ اسبات پر طیار اور مستعد رہے تھے کہ محمد صاحب
کو کسی نہ کسی طرح زک دین ای ناظرین باتمکین ذرا برائی خدا
انصاف فرمائیے کیا ایک امی اور یتیم شخص کا یہہ حوصلہ ہی کہ ایسے
ملک مین کہ جس مین بڑے بڑے شاعر اور فصیح و بلیغ ناظم و
ناثر موجود ہون ایک دفعہ یہہ دعوی کردی کہ مین نے جو کتاب
لکہی یا بنائی ہے اوسکے برابر کوئی بنا کر دکھائی اور ساتھہ ہی بڑے
زور کے ساتھہ یہہ بھی کہدی کہ ہرگز اوس کتاب کا کوئی شخص
مقابلہ اور برابری نہ کرسکے گا انصاف یہہ ہے کہ امی تو کجا کوئی
عالم اور فاضل بھی دعوی نہین کرسکتا محمد صاحب نے اتنا بڑا
دعوی صرف اس واسطے کیا وہ دعوی بطور اعجاز محض خدا
کا دعوی تھا قرآن محمد صاحب کے خیالات کا مجموعہ نہین ہے بلکہ
کلام الہی ہے یقین جانون اگر قرآن محمد صاحب کے خیالات کا
مجموعہ ہوتا تو اب تک ایک نہین صدہا شخص اوسکے مقابلہ مین
پورے اوترتے جس رعب و داب اور شوکت و بدبہ سے قرآن
مخالفون کے سامھنے اپنے آپ کو اعلی درجہ کا اعجاز ثابت کرتا ہے
وہ انسان کا رعب و داب اور شوکت و بدبہ و حوصلہ نہین ہے
وہ اس علت العلل اور تاج الفصحا اور سید البلغا کا حوصلہ
اور رعب و داب ہے کہ جسنے سلسلہ رسالت کو دنیا مین قایم
کیا عرب کے شاعرون اور عالم فاضلون پر کیا منحصر ہے ممالک
عجمیہ مین بھی تو لاکھون ایسے شعرا اور ناظم و ناثر موجود ہین
کہ جو اپنے علوم اور السنہ مین اعلی درجہ کی مہارت اور واقفیت
اور بلاغت اور فصاحت رکھتے ہین آجتک اونمین سے بھی کسی نے
یہہ دعوی نہین کیا کہ ہماری کتابون کے مقابلہ مین کوئی
شخص آنہین سکتا - محقق صاحب ایسا بڑا دعوی بلا تائید
رب الاسباب نہین ہوسکتا محمد صاحب کی کیا طاقت اور حوصلہ
تھا کہ ایسا بڑا دعوی کرتے یہہ تو سب کچھہ خداوند کریم صاحب
الدعاوی کے طرف سے ہورہا ہے آپ یقین سمجھین خداوند
کریم کے دعوی کو کوئی نہین توڑ سکتا +

قرآن کا باعتبار اعجاز ہونے کے کل عالم پر اس واسطے اثر
پہونچتا ہے کہ کل عالم مین منکران معجزہ اور نقدان فصاحت
و صرافان بلاغت موجود ہین جو شخص قرآن کے اعجاز ہونے
کا انکار کرتا ہی خواہ کسی ملک اور کسی قوم کا ہو اوسپر لازم
ہے کہ قوانین فصاحت اور قواعد بلاغت کے اقتدار سے
اوسکے اعلی درجہ کی بلاغت اور فصاحت کو جو ایک اعجاز
ہے ثابت کرکے تسلیم کرے - آپ کا یہہ کہنا کہ معجزہ اسمین ہے
کہ بنی سیکھے مادری زبان یا غیر زبان سیکھین جیسا کہ مسیح
کے رسولون کو عطا ہوا بالکل فضول اور لغو ہی مسیح کے شاگردون
یعنے حواریون کو یہہ معجزہ عطا ہی نہین ہوا مسیح کے شاگرد
ہمیشہ اس پاس کے ملکون مین پھرا کرتے تھے اس واسطے
اونکو اکثر بولیون مین ضرورتاً گفتگو کرنے کا موقعہ ملتا تھا
اور مادری زبان اونکو پہلے ہی سے آتی تھی دس پانچ
بولیون کے سیکھنے سے یہہ لازم نہین آتا کہ مسیح کے شاگردون کا

اعجاز ثابت کیا جاوے اگر انجیل مین اس بات کو اعجاز
کے طور پر لکھا ہے تو اسکا کیا اعتبار ہے کیونکہ انجیل کے
باتین قابل وثوق نہین ہین ایک جگہہ تو شاگردان مسیح
کے معجزات لکھی ہین اور دوسری جگہہ اونکو کم فہم اور
بے ایمان قرار دیا جاتا ہے کیا آپ بے ایمانون کے بانو
کو اعجاز ثابت کرانا چاہتے ہین نعوذ باللہ ہم ایسے سو
کو دور سے ہی سلام کرتے ہین کہ جو لاتری کے ذریعہ سے
رسالت کے درجہ پر پہونچی ہین دیکھو کتاب اعمال الرسل
کا باب ۱ - ورس ۲۶ -

باقی آیندہ +

صاحب مضمون خداوند یسوع مسیح قبر
مین سے جی اٹھا کا جواب

معظم اڈیٹر صاحب - نہایت افسوس سے لکھتا ہون کہ میرے
صلیب کا مضمون (رد ابطال حقاء مذہب عیسوی) ابھی ختم
ہونے پایا تھا کیونکہ ابھی دو نمبر اوسکے اور باقی ہین ایک
صاحب نے جواب پر قلم اوٹھایا مگر بغور دیکھا جاوے تو کوئی جواب
نہین (صاف آگے ظاہر ہوجائیگا) کیونکہ راقم صاحب نے
عجب تماشا کیا ہے کہ سارے کے سارے مضمون سے درگذر کر ایک
ذرہ سے بات پر (جسپر ابھی مجھے بہت کچھ کہنا ہے) تین چار
کالم اخبار انجیل سے نقل کر مارے ذرہ الصاف فرمانا کس
محقق کا یہہ قاعدہ ہے کس مجیب کا یہہ شیوہ ہے اور کس
بحث کرنیوالے کا یہہ رنگ و ڈھنگ ہے ابتدا اور انتہا کو
چھوڑ کر بیچ مین کے ایک جملہ پر بحث کرنا خیر اب اس سے یہہ
نتیجہ نکلتا ہے کہ چونکہ مضمون پر (جتنا شایع ہوا) راقم
صاحب نے قلم سوائے ایک فقرہ کے نہین اٹھایا اسی واسطہ
مجیب صاحب اور کسب بیان سے سوا فقرہ مذکور کے متفق

ہین جواب جملہ مذکور کا صاحب جواب کے شک دفع کرنے
کو اول تحریر کر تمہ ہوئی اور بعد مین باقی مضمون عنقریب شایع کرونگا

قولہ جسطرح مسیح کی پیدایش اور زندگی کے حالات
کے بابت قادر مطلق نے اپنے نبیون کی معرفت پیشتر سے
وقتاً فوقتاً خبرین (عہد عتیق مین) دین اسیطرح خدا تعالے
نے مسیح کے قبر مین سے جی اٹھنے کے بابت (قریبًا ہزار برس
پہلے) اپنے نبی کی معرفت (حضرت داؤد) خبر دی چنانچہ
پیغمبر ممدوح کہتا ہے کہ تو اپنے قدوس کو سڑنے نہ دیگا (زبور
۱۶ - ۱۰) اور ایسا ہی ہوا (نور افشان نمبر ۲۲ جلد ۱۰)

اقول مجیب صاحب اپکا یہہ دعوی کہ مسیح کے مردون سے جی اٹھنے
کے خبر پہلے نبیون کی معرفت دی گئی تھی (چنانچہ اس کے ثبوت
مین ۱۶ زبور ۱۰ لکھی ہے) کسیطرح اس آیت سے ثبوت نہین
ہوتا - شاید یہہ اس خیال سے بھولکر لکھا ہو کہ اس ورس مین
قدوس کا لفظ درج ہے اور قدوسیت کے لحاظ سے حضرت
(مسیح) پر جمایا ہو مگر یہان تو مطلب سعدی دیگر - اس لفظ
اور اس ورس سے حضرت داؤد کے سوا کسی اور کے مراد لینا
صریح غلطی اور بڑی چوک ہے کیونکہ لکھا ہی کہ حضرت داؤد
بڑے زور و شور سے قدوس کہلائے (زبور ۷۹ - ۱۹
و ۲۰) ہر ایک رسول کا سارے نبیون کا یہہ قاعدہ تھا کہ
خدا تعالی سے مناجات مین اپنی روحانی موت کی رہائی
اور ابدی نجات کی التجا کرتا (۴۹ زبور ۱۵ - زبور ۵۶ -
۱۳ و زبور ۸۶ - ۱۳ و زبور ۱۱۶ - ۱۰ و ایوب کی کتاب
۳۳ - ۲۸ و یہوشع ۱۳ - ۱۴ و لوقا ۲ - ۶) ان حوالون
سے صاف صاف مجیب صاحب پر کھل جاویگا کہ سارے انبیا جنکا اسم
مبارک اوپر مذکور ہوا مناجات کر رہے ہین اور انکو کوئی

حقیقی اور کسی قسم کے مرادی معنے ہین اگر زبور ۱۶ - ۱۰ حضرت
مسیح پر لگے تو ان سارے حوالون کا مسیح پر جمنا ضروری ہوگا
اور ان حوالون کا انجیل مین ہونا لابد اگر نہین تو ۱۶ زبور ا
کو بھی مسیح پر لگنا محال کیونکہ یہہ داؤد کے سوا اور کسی پر
پر نہین لگتے اگر ہر ایک لفظ کے حقیقی معنے لوگے تو بائبل
لفظ بہ لفظ رد ہو جاویگی چنانچہ لکھا ہے کہ مسیح حقیقی نور ہے
مسیح صبح کا ستارا ہی مسیح پتھر ہے اور مسیح سردار کاہن ہے
(۱) خداوند نے اپنے شاگردون سے اور سب یہودیون سے اپنے
جی اٹھنے کی بابت فرمایا تھا یہی وجہ ہے کہ جنگی پہرہ مسیح کے
قبر مین رکھنے کے بعد حفاظت کے واسطے مقرر کیا کیونکہ انکو
معلوم تھا کہ یسوع نامرے مردون مین سے تیسرے دن جی اٹھیگا

اقول عبارت مذکورہ مین اسکا کچھ ذکر ہی نہین کہ پہرا
کب کس نے بٹھلایا کیا ایک دن اور ایک رات قبر بے حفاظت
اور بے پہرہ نہین رہی (متی ۲۷ - ۶۶) کیا خوب ہوتا کہ
مجیب صاحب جواب لکھنے سے پہلے تفاسیر مندرجہ ذیل کو مطالعہ
کرکے پہلے اس بات کو پایہ اثبات تک پہنچا لیتے اور پھر
قید قلم مین لاتے - مسٹر ہنری سکاٹ ہنری مارٹن -
ٹارن صاحب ڈاکٹر کلارک +

(۲) مسیح کے قبر پر پہرہ رہنے کا بیان ہو لیا مگر تذکرہ بالا سے
یہہ ظاہر نہین ہوتا کہ جب قبر پر پہرا لگا تھا تو کسی ایک سپاہی
نے یا کسی اور شخص نے قبر کے اندر جاکر لاش کو بخوبی دیکھ لیا ہو
اگر یہہ زعم ہو کہ رومی سپاہیون نے دور سے قبر کے بہتر نہ
جاکر خوب دیکھا تھا تو یہہ زعم بالکل غلط ہے اول تو انجیل مین
اسکا کہین تذکرہ نہین دوم یہودی دور سے کپڑون
کو دیکھ کر بہک گئے - اور یہہ کپڑے اتوار کو پطرس نے قبر کے

اندر جاکر نکالے +

(۳) رہا مریم مگدلینے کا مسیح کو دیکھنا سو وہ مجبوط الحواس
تھی تبھی کیا ہوا اگر مسیح نے اوسمین سے سات دیو بھی نکالا ہے۔
غضب محبت کا جوش کہ صبح ہے صبح قبر پر جا نکلے پھر باغ کے
چوکیدار کو مسیح سمجھ مارا حالانکہ وہ اس سے پہلو بہ پہلو تھا
دوسرے مجیب صاحب بھی پہرہ والون کے سستی کے قایل ہین +
آخر مین چند بار مسیح کا مرنے بعد نظر آنا انجیل سے لکھا ہے
اس امر مین بحث نہین کیونکہ تنقیح یہہ ہے کہ قبر بے حفاظت
رہی یا نہین سو آپ بھی پہرہ کے غفلت کے مقر ہین -

میر کرامت اللہ عفی عنہ از امرتسر

قبول اسلام

امرتسر مین پچھلے ہفتہ دو شخص مشرف بہ اسلام ہوئے تھے
اور اسکے ہفتہ تین - اللھم زد فزد - اب ایک اس
مہینے مین یہان ۱۲ شخص مسلمان ہو چکے ہین فقط +

ریمارک بر مضمون مولوی غلام نبی صاحب

انڈنون ایک صاحب نسیم نامی نے ایک کالم کا مضمون
نور افشان مین بہایون والے پیش جبری پر (استثنا ۱۸
باب ۱۵ ورس سے آخر باب تک) لکھکر یہہ دعوی کیا ہی کہ
آنحضرت صلعم نے نہ کبھی دعوی کیا ہے کہ مین موسی کے مانند
ہون نہ کچھ - صاحب مضمون نے شاید تحقیق اسلام مصنفہ
مولوی غلام نبی صاحب نہین دیکھے اگر دیکھے ہوتے تو یہہ
اعتراض کبھی بھی نہ کرتے خیر تو بھی نہایت عمدہ بات ہوی کہ
آپ یعنے نسیم صاحب نے آگاہ ہونیکے واسطہ اپنی رائے لکھی
خدا کا نہایت شکر ہے کہ مولوی صاحب کے عین حیات مین
یہہ فیصلہ ہو لیا - اب نسیم صاحب کو بخوبی معلوم ہو جائیگا کہ

یہہ پیش خبری درحقیقت آنحضرت پر لگتی ہے اور مسیح پر
لگانا اسکا بالکل صریح غلطی ہے ؛

جو بشارت

کتاب استثنا ۱۸-۱۵ سے آخر باب تک حضرت محمد صلعم
پر مسلمانوں کو جاتے ہین مطابق آیات قرآنی ہین قال اللہ تعالیٰ
اِنَّآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَآ
اَرْسَلْنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا (سیپارہ ۲۹
سورہ مزمل ۱۳- آیت) ترجمہ تحقیق ہمنے بھیجا طرف
تمہارے ایک رسول گواہی دینے والا تم پر جیسے کہ بھیجا ہے
ہمنے طرف فرعون کے ایک رسول - اس آیت سے ظاہر ہے کہ
محمد صلعم کے آمد کا منشا حضرت موسیٰ کے طرح تھا پھر ایک
اور جگہہ اللہ فرماتا ہے وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ
لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ
رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَ
لَتَنْصُرُنَّهٗ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِىْ
قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ
الشّٰهِدِيْنَ (سیپارہ ۳ - العمران ۷ ۵) ترجمہ
جسوقت پکڑا اللہ نے عہد نبیون سے کہ مین نے دیا تمکو کتاب
سے اور حکمت سے (توریت وصحایف انبیاء سابقہ)
پھر آوے تم پاس ایک رسول سچا کرنے والا اوس چیز کو
کہ ساتھ تمہارے ہی - البتہ ایمان لاؤ تم ساتھ اوسکے
اور مدد کرنے اسکی کہا اللہ نے اقرار کیا تمنے اور پکڑا
اوپر اسکے تم نے عہد میرے کو کہا نبیون نے اقرار کیا ہمنے کہا
اللہ تعالیٰ نے پس گواہ رہو تم اور مین بھی ساتھ تمہارے
گواہون مین سے ایک ہون اس آیہ کریمہ سے یہہ ظاہر ہوتا ہی

غلو عقیدتی

کہ [illegible] کے ساتھ [illegible] بنی بھیجنے کا وعدہ
کیا تھا - چونکہ اکثر انبیاء کا ذکر جن جن کتب مین اللہ تعالیٰ
کرتا ہے اونکی تفصیل بعض اس کتاب سے ظاہر ہے اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ
الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا
عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ (سیپارہ ۹ - اعراف
رکوع ۱۸) ترجمہ وہ لوگ جو متابعت کرتے ہین نبی اُمی کی وہ
نبی اُمی جسے پاتے ہین لکھا ہوا اپنے نزدیک توراۃ اور انجیل
مین - اس آیت سے ظاہر ہے کہ حضرت محمد صلعم کی خبر نہ صرف
نبیون کے معرفت زبانی ہوی تھی بلکہ توراۃ اور انجیل مین لکھا
دی گئی تھی پھر خود آپ نے حدیث مین فرمایا ہے کہ مین موسیٰ
کے مانند ہون حدیث یا علی انت بمنی بمنزلت
موسیٰ وھارون ترجمہ ای علی تجھکو مجھہ سے وہ نسبت ہے
جو موسیٰ اور ہارون مین - اِن آیات کریمہ اور حدیث شریف
کا خلاصہ یہہ ہے کہ حضرت محمد صاحب موسیٰ کے مانند ہین
اور انکی آمد کے خبر پہلے سے توراۃ اور انجیل مین ہے اب باقی
یہہ دریافت کرنا رہا کہ توراۃ اور انجیل کے کن کن مقامات مین
آنحضرت کی بشارت دی گئی ہے توراۃ مقدس کے مطالعہ سے (کتاب
استثنا ۱۸-۱۵ سے آخر تک) ظاہر ہوتا ہی کہ تمام مذکورہ
مضمون آنحضرت کے شامین ہی ہم اس تمام عبارت کو لفظ لفظ
کرکے آیات قرآنی کے مطابق کر دکھلاوینگے - مگر پیشتر اسکے
کہ استثنا کے ۱۸ باب کے قرآنی آیت سے مطابقت کریں
مناسب ہے آیات متنازعہ فیہ کے تنقیح کرلین - استثنا کے
۱۸ باب کے ۱۵-۱۸ تک کی عبارت یہہ ہے کہ خداوند تیرا خدا
تیرے ہی درمیان سے ایک نبی تیرے ہی بھائیون مین سے میرے
مانند ایک نبی برپا کریگا تم اُسکے طرف کان دھرو - ۱۹ -

اوس سب کے مانند جو تو نے خداوندا اپنے خدا سے جواب مین
مجمہ کے دن مانگا اور کہا کہ ایسا نہوا مین خداوندا اپنے خدا
کے آواز پھر سنون اور ایسی شدت کی آگ مین پھر دیکھون
-تا کہ مین مرنہ جاؤن (۱۷) خداوند نے مجھے کہا کہ جو کچھہ اونہون
نے کہا سو اچھا کہا (۱۸) اور مین انکے لئے انکے بھائیون
سے تجھسا ایک نبی برپا کرونگا اور اپنا کلام اوسکے منہہ مین
ڈالون گا اور جو کچھہ مین انکو کہونگا وہ سب ان سے کہیگا
اور ایسا ہوگا کہ جو کوئی میرے باتون کو جنہین وہ میرا نام
لیکے کہیگا نہ سنے گا تو مین اوس سے اوسکا حساب لونگا- مگر وہ
نبی جو ایسی گستاخی کرے کہ کوئی بات میرے نام سے کہے جس کے
کہنے کا مین نے اوسے حکم نہین دیا یا اور معبودون کے نام سے
کہے تو وہ نبی قتل کیا جاوے اور اگر تو اپنے دل مین کہے کہ مین
کیونکر جانون کہ یہہ بات خداوند کی کہی ہوی نہین تو جان رکھہ
کہ جب نبی خداوند کے نام سے کہے اور پورا نہو جو اوسنے کہا ہے
تو جان رکھو وہ بات خداوند نے نہین سنی بلکہ نبی نے
گستاخی سے کی ہے اوس سے مت ڈریہہ جو ۱۵- ورس مین
ہے کہ خداوند تیرا خدا تیرے لئے تیرے درمیان سے تیرے
بھائیون مین سے ایک نبی میرے مانند برپا کریگا تم اسکی طرف
کان دھریو یہہ کلام حضرت موسیٰ کے بنی اسرائیل سے تھے
لیکن وہ خاص خطاب ایزدی جو خداوند تعالیٰ نے حضرت موسے
کو فرمایا یہہ ہے کہ مین انکے لئے انکے بھائیون مین سے تجھسا
ایک نبی برپا کرونگا (استثنا ۱۸-۱۸) حضرت موسیٰ اور
خدا کے کلام مین دو اشخاص ہین اول خدا کے کلام تکلیفہ جمع
خایبہ مین اور موسیٰ کے مخاطب ہین- دوم خدا کے کلام مین
تیرے درمیان کا جملہ نہین اور موسیٰ کے ہین ہے چونکہ کا بھائیون

کی غلطی اور سہو سے بہت کچھہ تغیر و تبدل ہوا ہے اس لئے
یہہ تیرے درمیان کا جملہ غلطی سے توریت مین دخل پاگیا ہو
اسکے غلط ہونے کے چار دلیلین ہین -
(۱) خدا کے کلام مین نہین جیسا کہ گذرا (۲) پطرس
حواری نے جو اس آیت کو اقتباس کیا ہی اوسمین بھی یہہ جملہ
نہین- خداوند تمہارا خدا تمہارے لئے تمہارے بھائیون
مین سے میرے مانند ایک نبی برپا کریگا اسکے سینو اور دیکھو
(اعمال ۳-۲۲) (۳) استفنس حواری نے اس عبارت کو
جو نقل کیا ہی اوسمین بھی یہہ جملہ نہین (اعمال ۷-۳۷)
(۴) سپتواجنت مبعین مین بھی یہہ جملہ نہین اوسکا
یونانی مین سے لفظی ترجمہ یہہ ہی ایک نبی تیرے بھائیون مین سے
میرے مانند قایم کریگا خداوند تیرا خدا تم اسکی سینو- اب
خیال کرنا چاہیے کہ یونانی ترجمہ جسمین یہہ جملہ ترے درمیان
کا نہین ایک صحیح اور معتبر ترجمہ ہے جو مسیح کے ۲۸۶ برس
پیشتر لکھا گیا اس سے صاف ظاہر ہی کہ یہہ فقرہ مسیح کے
بعد اسمین درج ہوگیا ہی- اس ترجمہ کے مختصر کیفیت صحت اور
اعتبار کی یہہ ہے کہ سکندریہ مین ۲۸۶ قبل مسیح ستر آدمیون
کے اہتمام اور شرکت سے ترجمہ ہوا یہودیون نے عبرانی ترجمہ سے
انحراف کرکے اس ترجمہ کے طرف رجوع ہی نہین کیا بلکہ
اوسے الہام تک ترجیح دی حواریون نے خصوصاً پولوس
مقدس نے اس ترجمہ سے ہی نقل کی ہی اور تخمیناً ۹۰ مقام
لکھی ہین الغرض یہہ ترجمہ اہل کتاب مین پندرہ سو سال
تک صحیح الاصل مانا جاتا تھا چنانچہ مسیحی مشایخ مین سے کرزاسم
ہتہوم دورس نے اسی سے تفسیر لکھی ہے اتہاناسیس -
ناری انزن امبروس اگستین نے اسی ترجمہ سے کہ

اخذ کرکے ہدایت پانے اور اسی ترجمہ کے اکثر ترجمہ ہوے مثلاً
جشی قبطی گوتھک ارمنی سیمل مونی عربی وغیرہ-
اب ان چار دلایل کے سنے ثابت ہوگیا کہ یہہ جملہ تیرے درمیان
کاہنین اور ساتھ ہی اسکے یہہ بھی کہ حواریون کے کلام مین بھی
مخاطبون کے حق مین صیغہ جمع مخاطب کا ہے- خدا کے کلام اور
موسی کے کلام ایکدوسرے کے مطابق ہوگئے- اب اس
پیشین جزمی سمجھانے کو ایک مختصر شجرہ حضرت ابراہیم کا
لکھتے ہین — یاد رکھنا چاہئے کہ حضرت ابراہیم کے تین بیبیان
تھین- حاجرہ- سارا- قطورا (دیکھو پیدایش ۱۶- ۲۵-
۱۶ و ۲۵-۱) ان سے چار قومین نکلین- اول حاجرہ سے ایک
قوم جو ۱۲ امتون سے مشتمل بنی اسرائیل کے ایک قوم بنی ہے
(پیدایش ۲۵-۱۶) دوم سارا سے دو قومین اسطرح کہ
کہ سارا کا ایک بیٹا اسحاق ہوتا اس سے دو قومین نکلتے
ہین ایک بنی ادوم دوسرے بنی اسرائیل (پیدایش ۲۶-
آیات ابتدائی سوم قطورا سے ایک قوم جو بنی قطورا کے
نام سے مشہور ہے (پیدایش ۲۵-۲ و ۳) یہہ چارون
قومین تورات کے اصطلاحات کے بموجب ایکدوسرے کے بھائی
(پیدایش ۱۱-۱۲) کہ اسماعیل اپنے بھایون کے سامہنے
بود و باش کریگا خدا نے کہا- اس فرمان کے تعمیل کی بابت
عزرا نبی کتاب پیدایش کے ۲۵ باب کے ۱۸ ورس مین یون
فرماتے ہین کہ اسماعیل کے بارا بیٹے اپنے بھایون کے سامہنے
جو مصر مین رہتے تھے- اس سے ظاہر ہوگیا کہ بنی اسرائیل
اور بنی اسماعیل آپس مین بھائی ہین جو لوگ کہ بنی اسرائیل کو
بنی اسماعیل کا بھائی قرار نہین دیتے خدا کے کلام کے منکر ہین
کتاب گنتی ۲۰-۱۴ مین بنی ادوم بنی اسرائیل کا بھائی

ہے- اور کتاب استثنا ۲- ۸ و ۲۳-۷ و عبدیا ۱-۱۲
مین بنی ادوم بنی اسرائیل کے بھائی ہین- استثنا ۱۵
۷ و ۱۷-۱۵ مین بھی بنی ادوم بنی اسرائیل نہ اسماعیل
بنی قطورا ایک دوسرے کے بھائی ہین کیونکہ ان آیات سے ان قومون
کے حق مین ایک دوسرے کے ساتھ بھائی بننے مین سفارش
کی گئی ہے- اب پادری فنڈر صاحب کا یہہ قول جو میزان الحق
کے صفحہ ۱۸۱ سنہ ۱۸۵۳ مین ہے کہ تیرے بھایون مین سے تورات
کی ایک مشہور اصطلاح جس سے بنی اسرائیل کے قوم مراد ہے
غلط پایا گیا- اب ہم دیکھتے ہین کہ موسی کے کلام جو واحد مخاطب
مین ہی یعنے تیرے لئے تیرے بھائیون مین سے اسمین بنی
اسرائیل کے کسی گروہ خاص کے طرف حضرت موسی اشارہ کرتے
ہین یا کل قوم کے حق مین- اگر کوئی گروہ بنی اسرائیل کے طرف
اشارہ ہے تو یہہ بات بہت مشکل ہے کہ گیارا گروہ بنی اسرائیل
اس خطاب سے جدا کردئے جاوین بموجب محاورہ تورات (استثنا
۱۷-۱۵) علاوہ ازین اس مذکورہ آیت مین اگر بارا گروہ
بنی اسرائیل کے خطاب مین مراد لین تو وہان بھی مشکل ہے کہ
بنی اسرائیل کے

باقی بھائی بنی اسماعیل بنی ادوم اور بنی
قطورا اس خطاب سے جدا کردے جاوین- کیونکہ اوپر ثابت
ہوچکا ہے کہ یہہ قومین بنی اسرائیل کے بھائی کتاب پیدایش
۱۲/۱۲ و ۲۵/۱۸ و گنتی ۲۰/۱۴ و کتاب استثنا ۲/۸ و ۲۳/۴
۲۳/۷ عبدیا ۱/۱۲ مگر یہان ان گفتگو انکے لئے انکے بھایون
مین سے ہی اسلئے انکے بھائی غیر ہونے چاہئے بموجب محاورہ
کتاب پیدایش ۲۵/۱۸ کے- اب ہم دیکھتے ہین اس بھایون
والے پیشین گوئی سے کون قوم مراد ہوسکتی ہے- (۱۱) ایا

بنی قطورا- مگر انکی برکت اور برومندی کا کوئی وعدہ توریت
مین نہین ملتا (۲) یا بنی ادوم- مگر ایسے بھی کوئی وعدہ
از دیاد نسل اور برکت کا نہین ملتا بلکہ یہہ مغضوب قوم ہے
عبدیا کی کتاب جو ایک ہی باب ہے، (۳) پھر کیا بنی اسرائیل مراد
ہوسکتے ہین مگر جب انکے لئے انکے بھائیون مین سے کہا ہی تو وہ
بھی اس پیشین گوئی سے مستثنیٰ ہین- کتب عہد عتیق ۳۹ سے
یہہ ظاہر ہوتا ہے کہ بنی اسرائیل مین موسیٰ کے مانند کوئی نبی
نہین ہوا استثنا (۳۴/۱۰) یہہ آیت ہرچند موسیٰ کے کتاب کے
آخری باب مین ہی مگر عزرا نبی کی کلام ہے جو بنی اسرائیل مین
سب نبیون کے مبعوث ہونے کے بعد اور عنقریب سلسلہ نبوت بنی
اسرائیل کے ختم ہوجانے پر بابل کے اسیری سے نکلنے کے بعد لکھے
گئے (۴) کیا بنی اسماعیل اس پیشین گوئی کے مستحق ہوسکتے
ہین- بیشک) کیونکہ ایسے وعدہ از دیاد نسل اور برومندی
اور برکت اور ایک قوم بنانے جسکے ۱۲ رئیس ہین ہوا-
پیدایش ۱۶/۱۱ و ۱۷/۲۰ و ۲۱/۱۸ و ۱۷ ایسا ہی جیسا کہ حضرت
ابراہیم سے پیدایش ۱۲/۳ و اسحاق ۲۶/۳۳ و یعقوب
۲۸/۱۳ و ۱۴/۱ سے ہوا- عہد اسحاق کنعان کی بابت تھا جو
ابراہیم سے پیدایش ۱۲/۷ و ۱۳/۱۵ و ۱۵/۱۸ و ۱۷/۸ زبور ۱۰۵
مین ہوا ان دونون بزرگون یعنے اسماعیل و اسحاق
سے جو وعدہ ہوا تھا اوسکی منشا اور حقیقت ایک ہی سے تھی یعنے
وہ برکت الٰہی جسکی وجہ سے اسحاق کی اولاد مین نبوت قایم
رہی اوسی کا مقتضا یہہ ہے کہ اسماعیل کے اولاد مین بھی ایک نبی
قایم کیا جاوے اور اسکا نشان یہہ بتلایا گیا کہ وہ نبی مثل موسیٰ
ہو جسکی اولاد اسماعیل بنی قیدار مین سے حضرت محمد الرسول اللہ
صلعم مثل موسیٰ مبعوث ہوے یہہ اشارہ یسعیاہ کے ۴۲ باب کے

۹ ورس سے ملتا ہے ۲۰ ورس تک- حضرت محمدؐ اور حضرت
موسیٰ کے مشابہت واقعی اور یقینی اور قطعی ہے چنانچہ اسبارہ مین
بہت کچھہ لکھا گیا ہے اور مختصراً یہہ کہ حضرت موسیٰ کی رسالت
کا منشا یہہ تھا کہ ایک بت پرست قوم کو بت پرستی کی ظلمت
سے نکالکر ایک مستقل شریعت کی روشنی سے موحد اور
صاحب حکومت بنادی ایسا ہی آنحضرت کا منشا تھا کہ اون نے
عرب کے جاہل قوم کو جو بنی اسرائیل سے زیادہ بت پرست تھی
ایسا ہی اپنی شریعت مستقل کے وسیلہ سے جو فاران کے
پہاڑ سے لائے تھے (استثنا ۳۳/۲) ایک کامل دیندار اور
صاحب حکومت بنادیا مشتی نمونہ از خروار- اب ہم اس
تمام پیشین گوئی کے عبارت کو آیات قرآنی سے مطابقت
کرتے ہین جیسا کہ ۸ اورس مین ہی کہ جو کچھہ مین اسے فرماؤنگا
وہ ان سے کہیگا موافق ہے اس آیت کے ما ینطق
عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی (سیپارہ ۲۷
سورہ نجم ۳) ترجمہ محمد صاحب اپنے خواہش سے نہین بولتے
مگر وحی کے کہنے پر- ۱۹ ورس جو کوئی میرے باتون کو جنمین
وہ میرا نام لیکے کہیگا نہ سنے گا مین اوسکا حساب اوس سے
لونگا- یہہ آیت قرآن کی اس مضمون کے مطابق ہے کہ
محمد رسول اللہ والذین آمنوا معہ اشداء
علی الکفار رحماء بینھم (انا فتحنا) ترجمہ محمد
رسول اللہ کا اور وہ جو ایمان لائے ہین ساتھہ اوس کے
سخت ہین اوپر کفار کے اور رحم کرنیوالے ہین آپس مین
حضرت محمدؐ اور انکے اصحاب کافرون پر ایسے سخت تھے جیسا کہ
حضرت موسیٰ اور انکے اصحاب کنعانیون پر- کتاب خروج ۱۷/۸ سے آخر
و کتاب گنتی کا ۳۱ باب تمام اور حضرت موسیٰ کیطرح ہے

ایمانداردن پر بہت رحم کرتے تھے کتاب گنتی ۱۳/۲۰ و
درس وہ بنی جو ایسی بات سے گستاخی کرے کہ کوئی بات میرے
نام سے کہے جسکے کہنے کا مین نے اوسے حکم نہین دیا یا اور
معبودون کے نام سے کہے تو وہ بنی قتل کیا جاوے - موافق ہے
لو تقول علینا بعض الاقاویل لاخذنا منه
بالیمین ثم لقطعنا منه الوطین ترجمہ اگر محمد صاحب
باندہ لیوے اوپر ہمارے بعضے باتین البتہ پکڑینگے ہم اوسکو
اپنے دہنے ہاتھ سے پھر کاٹ ڈالینگے اوسکے گردن کے رگ
(شہرگ) اللہ صاحب یہہ فرماتے ہین کہ اگر محمد صاحب
اپنے طرف سے باتین بنابنا لوگون کو کہینگے تو خدا انکو قتل
اور برباد کردیگا - اسیطرح یہہ ساری پیشین گوئی قرآن
کے مطابق ہے - کوئی صرف یہودی ہے اس پیشین گوئی
کے پورے ہونے کے منتظر نہ تھے (یوحنا ۱ - ۱۹ و ۷ - ۴۰)
بلکہ حواری بھی جیسا کہ پطرس اعمال کے ۳ باب کے ۲۱ و ۲۲
مین ذکر کرتا ہے کہ مسیح کا آسمان پر تہرے رہنا ضروری ہے
تاوقتیکہ وہ بنی جو موسی کے مانند ہے آوے - اور استیفان
حواری بھی اعمال کے ساتویں باب ۳۷ مین اس پیشین گوئی کو
آیندہ پر رکھتا ہی کیونکہ وہ اگلی آیت مین یہہ نہین کہتا کہ
یہہ پیشین گوئی مسیح کے حق مین پوری ہوی جیسا کہ حواریون
کا شیوہ ہے - عیسائی جو اس پیشین گوئی کو حضرت عیسی پر
جماتے ہین یہہ کسی طرح درست نہین ہوسکتا - کیونکہ
حضرت مسیح کی مناسبت حضرت موسی سے بالکل ظنی اور
خیالی اور اعتقادی ہے حضرت عیسی اپنے قوم مین ایک مسکین
بنی موسی کی شریعت کے پیرو تھے ان سے ایک دو اور باتون
برس مین موسی اور محمد کے مانند کب کار نمایان ہوے اور

مشور محمدی

کر تقدیر اللہ کے نام کی بزرگی انکے ذات سے ہوی - جسقدر
انھون نے بنی اسرائیل مین مرید کئے ان سے زیادہ تو یہودی
اور فریسی ربیون نے غیر قومون کو مرید کیا - اور عیسائیونکا
یہہ بھی ایک خام خیال ہے کہ یوحنا کے ۱۶ باب ۱۴ درس
پیش کرکے کہتے ہین کہ حضرت مسیح نے اس موسی والے پیشین
گوئی کو اپنے حق مین کہا ہے - یہہ حضرت عیسی کا اس استثنا
والے مقام کے طرف اشارہ نہین کیونکہ اگر اشارہ ہوتا تو
تو پطرس اعمال کے ۳ باب مین آیندہ کے امید ظاہر نکرتا -
الغرض حضرت مسیح کے طرح موسی کے مانند نہین کیونکہ نہ انھون
نے اپنے آپ کو کہین موسی کے مانند کہا ہے نہ وہ ہوسکتے ہین
انکی مناسبت اور مشابہت موسی سے بالکل نہین -

راقم خاکسار غلام نبی از امرتسر

مشبہ اور مشبہ لہ شبیہ ندارد -

بیس سال کا عرصہ ہو لیا ہے کہ علماے مسیحی نے خصوصًا
پادری فنڈر صاحب نے انجیل کے ثبوت مین کتب عہد عتیق
سے ثبوت کرنے مین بہت کچھ زور و شور دکھلایا اسباب
طریقۃ الحیات - میزان الحق - مفتاح الاسرار شاہد ہین
بعد انکے انکی پیروون نے بغیر کسی قسم کی تحقیق کے یہی بیڑا
اختیار کی - مگر جب حال کے محققون نے اس مذکورہ امر کی
تحقیق کے تو بالکل لوچ پایا - چنانچہ تازہ ترمضامین جو
ہمارے کرمفرما میر کرامت اللہ صاحب نے لکھین ہین ان سے
انجیل کا کل ہنگ پاز کھل جاتا ہی خصوصًا واقعہ صلیب اور
محبوب مسیح بندرابنی کے جواب ترکی جواب مین - اور مجھے پوری
پوری امید ہے کہ کوئی عیسائی ہوگا جو اسکے پڑنے سے تحقیق
مین نہ پڑا ہو - یہہ کوئی رعایت کی بات نہین دراصل صاحب

موصوف کا کلام دلچسپ اور تحقیقانہ ہے - جب حال کے عیسایون نے جنکے دل مین پادری فنڈر صاحب کی تحقیق نے گھر کیا ہوا تھا اور اسکو اپنا ایمان جانتے تھے اس مضمون کو دیکھا اولین تو کچھ ہاتھ پاؤن مثل قاعدہ سابقہ کے ماری مگر جب دیکھا کہ اس گفتگو سے کچھ نہین بنتا تو یکقلم اپنی تحریر کو الٹ دیا اور نیا ڈھنگ اختیار کیا - مگر تاڑ جاتے ہین تاڑنے والے چنانچہ اندنون ایک شخص ہاجوہ نامی نے ایک مضمون نور افشان جلد ۱۰ نمبر ۲۸ مین بہ سرخی مشبہ مشبہ لہ شایع کرایا تھا جسمین اُن نے حضرت یوسف اور مسیح کی زندگی کا مقابلہ کیا ہی - ہم انکی تشبیہات کا کچھ ذکر کرکے جواب کہینگے - وہ یہہ ہین کہ یوسف کو اسکے گیارہ بھایون نے بیچا اور مسیح کو یہودا نے - یوسف کے کپڑے اُسکے بھایون نے اُتارے اور مسیح کے سپاہیون نے - وغیرہ وغیرہ - اگر یہی تشبیہات ہین جن سے مسیح کی آمد کا پتہ ہے تو بہت آدمی ایسے ہین جو اپنے آپ کو مشبہ لہ قرار دیکر بیبل کے صریح اور ظاہر واقعات کو اپنے پر لگا سکتا ہی - چنانچہ مکاشفات کے نوین باب کو فرقہ رومن کیتہلک اتھرارٹن پر جو پروٹسٹنٹ فرقہ کا مصلح ہی جاتے ہین - اور اس طرح سے تو ہم بھی بہت آدمی پر لگا سکتے ہین مثال کے طور پر ہم ایک شخص کی تشبیہ لکھتے ہین - جیسا کہ حضرت یوسف بھایون کے حسد اور بغض سے بچ جاکر مصر مین قید ہوے ویسا ہی عبدالرحمن خان بھایون کے حسد سے بلخ سے دکھیلا جاکر روس مین قید ہوے تھے - جب فرعون مصر کا بادشاہ مرگیا تھا تو یوسف کو سرفرازی ہوی ویسا ہی امیر شیر علی کے مرنے پر عبدالرحمن کو - جسطرح یوسف نے مصر مین سرفراز ہونے کے بعد اپنے بھایون کو بلا بھیجا ویسا ہی عبدالرحمن نے سردار عمر خان اور احمد خان کو اوسکے بھایون نے بھی اطاعت قبول کی اور عبدالرحمن کے بھایون نے بہی - جسطرح یوسف کے عہد مین کنعان اور مصر کا معاملہ رہا اوسی طرح عبدالرحمن خان کے عہد مین ترکستان اور افغانستان کا - اڈیٹر صاحب زیادہ کیا لکھون نصیحت کے واسطے یہی کافی ہی فقط

راقم نیازمند نہال چند طالب علم مدرسہ نہرو کلاس
چرچ مشن سکول امرتسر

سوال حل طلب

بخدمت جملہ کشیشان و پادریان روزگار و عیسایان این دیار — ہمارے ایک کرمفرما صاحب سردار ٹھاکر سنگھ صاحب جاگیردار جو ایک عرصہ سے بیبل کی تحقیق مین مصروف ہین آپ صاحبون سے استفسار کرنا چاہتے ہین کہ دانیال نبی کے کتاب کے نوین باب کے ۲۴ ورس سے آخری باب تک کی مفصل تفسیر کیا ہی - وہ آپ بھی مذکورہ باب کی نہایت عمدہ اور محققانہ تفسیر کرتے ہین چنانچہ کئی ایک علماء مسیحی سے اس بارہ مین گفتگو کی اور کمیت جیتا - یہہ ہی نہین بلکہ اور پیشین گوئی مین بھی خوب گت بنائی ہے حق تو یہہ ہے کہ تحقیق اسی کا نام ہے فقط

خاکسار کرامت اللہ

قول فیصل - جناب موکو صاحب کرمفرما بندہ جناب موکو محمد شریف صاحب نیاز بندگی - بجواب عیسایون سے سروکار ہی نہ اہل اسلام سے کچھ غرض مگر ان کی عمدہ مذہبی مضمون ہو تو مین اوسے دلی شوق سے مطالعہ کرتا ہون اور اسی مطالعہ نے مجھکو ایک بڑا شوق پیدا کر دیا ہے چنانچہ کوئی پرچہ نور افشان کا نہین ہوتا جو میری نظر سے نہ گذری اور کوئی نمبر منشور محمدی کا میرے مطالعہ سے رد گذاشت نہین ہوتا عیسایون اور محمدیون مین پیشین گویونکا جو خلاف

مطبع بحر الاسلام بنگلور مین محمد شریف کے اہتمام سے چھپا -